اعلیٰ حضرت مولانا

احمد رضا خاں بریلوی

اول - دوم - سوم

عرفانِ شریعت

اعلیٰ حضرت مولانا

احمد رضا خاں بریلوی

اول۔ دوم۔ سوم

نذیر سنز پبلشرز

۴۰ اے ۔۔۔ اُردو بازار ۔۔۔ لاہور

کے سامنے ہونا مطلقاً لازم۔ اگر نابالغ یا نابالغہ کے غیر ولی نے بلا اذن ولی یا بالغ یا بالغہ کے ولی ہی تے ان کے اذن کے نکاح بحضور شہود پڑھا دیا اول میں ولی اور دوم میں خود اس بالغ یا بالغہ کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ اگر جائز رکھیں گے جائز ہو جائے گا رد کر دیں گے باطل ہو جائے گا۔ کما ھو حکم عقد الفضولی زن وشوہر کے علاوہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کا ہونا ضروری ہے اگرچہ ان کی موجودگی میں ایک یا دو لوگ مرد ہی ہوں جو ان کی طرف سے ایجاب وقبول کر رہے ہوں۔ لانہ محض سفیر کما نصوا علیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۲ تا ۴۶ :۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں۔ اول ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلیٰ پہ اپنے اوپر سوار کر کے پہنچایا یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور جبرئیل علیہ السلام اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انجام کو نہ پہنچا۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مہم سر انجام کو پہنچائی۔

دوسری :۔ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے۔

تیسری :۔ یہ کہ زنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی۔

چوتھی :۔ یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت غوث الاعظم کی روح کو دودھ پلایا ہے۔

پانچویں :۔ اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ بات جمی ہوئی ہے۔ کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان اقوال کا کیا حال ہے۔ مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پاویں اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں۔

الجواب :۔ اللھم لک الحمد فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کلمات چند مجمل وسود مند گزارش کرے کہ اگرچہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالیٰ حق وانصاف ان سے متجاوز نہیں۔ والحق ان یتبع واللہ الھادی الیٰ صراط مستقیم یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پہ صحیح وجائز اطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے۔ خود

حضور معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قدم میرے جد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا
میں نے وہی قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں ہے۔

از نبی بر داشتن گام از تو نہادن قدم — غیر اقدام النبوۃ سد ممشاہا الختام

اور بجواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے لیے وارد لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔
رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہما دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے لیے وارد ولو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا اگر جیتے تو صدیق و پیغمبر ہوتے
ہوتے رواہ ابن عساکر عن جابر بن عبد اللہ وعن عبد اللہ بن عباس وعن ابی اوفی
والباوردی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ علماء نے امام ابو محمد جوینی قدس
سرہ کی نسبت کہا ہے کہ اگر اب کوئی نبی ہو سکتا تو وہ ہوتے امام ابن حجر مکی اپنے فتاوی حدیثیہ
میں فرماتے ہیں قال فی شرح المہذب نقلا عن الشیخ الامام المجمع علی جلالتہ وصلاحہ
وامامتہ ابی محمد الجوینی الذی قیل فی ترجمتہ لو جاز ان یبعث اللہ فی ہذہ الامۃ
نبیا لکان ابا محمد الجوینی مگر ہر حدیث حق ہے ہر حق حدیث نہیں۔ حدیث ماننے اور
حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنے کے لیے ثبوت چاہتے ہیں
بے ثبوت نسبت جائز نہیں۔ اور قول مذکور ثابت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ حضرت ام المومنین
محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہا وسلم کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو دودھ پلانا۔ بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں۔ کما رأیت فی
بعض کتبہم التصریح بذالک اس تقدیر پر تو اصلا وجہ استبعاد نہیں اور اب اس پر
جو کچھ ایراد کیا گیا۔ سب بے جا و بے محل ہے۔ اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا ہو تاہم
بلاشبہ عقلاً ممکن اور شرعاً جائز اور اس میں کوئی استحالہ درکنار استبعاد بھی نہیں۔ ان اللہ
علی کل شئی قدیر۔ نہ ظاہر میں حضرت ام المومنین کے پاس شیر نہ ہونا کچھ اس کے منافی
کہ امور خارقۃ العادۃ اسباب ظاہریہ پر موقوف نہیں نہ روح عامہ متکلمین کے نزدیک مجردات
سے ہے اور فی نفسہا مادیہ نہ سہی تاہم مادہ سے اس کا تعلق بدیہی نہ جسم جسم شہادت میں
منحصر جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے کہ ہزاروں احادیث برزخ وغیرہ اس پر گواہ کی فما کان

شک نہیں کہ روح مفارق کی طرف نصوص متواترہ میں نزول وصعود ووضع وتمکن وغیرہا اعراض جسم وجسمانیات قطعاً منسوب اور وہ نسبتیں اہل حق کے نزدیک ظاہر پر محمول مالیت شعری جب ارواح شہدا کا میوہائے جنت کھانا ثابت الترمذی عن کعب بن مالکؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ارواح الشہداء فی طیر خضر تعلق من الثمر الجنۃ۔ بلکہ دوسری روایت میں ارواح عام مومنین کے لیے یہی ارشاد الامام احمد عن الامام الشافعی عن الامام مالکؓ عن الزہری عن عبد الرحمٰن بن کعب بن مالکؓ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نسمۃ المؤمن طائر یعلق فی شجر الجنۃ حتی یرجعہ اللہ الی جسدہ یوم یبعثہ تو دودھ پینے میں کیا استحالہ ہے حال روح بعد فراق و پیش از تعلق میں فارق کیا ہے۔ آخر حضرت ابراہیم علی ابیہ وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لیے صحیح حدیث میں ہے کہ جنت میں دودا یہ ان کی مدت رضاعت پوری کرتی ہیں۔ احمد ومسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراھیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ ظئرین یکملان رضاعۃ فی الجنۃ۔ بایں ہمہ یہ باتیں نافی استحالہ ہیں نہ مثبت وقوع قول بالوقوع تاوقتیکہ نقل ثابت نہ ہو حیراف و بے اصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ زنبیل ارواح چھین لینا خرافات مخترعہ جہاں سے ہے سیدنا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ اولیائے بشر سے بالاجماع افضل۔ مسلمان کو ایسے اباطیل واہیہ سے احتراز لازم واللہ الہادی۔

تنبیہ: مبنای انکار یہ طرز ادا ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے کچھ روحیں بامر الٰہی قبض فرمائی ہوں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا سے باذن الٰہی پھر اپنے اجسام میں پلٹ آئی ہوں کہ احیائے مردہ حضور پر نور و دیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت ہے جس کے انکار کی گنجائش نہیں یونہی ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظر صحائف و اثبات قبض بعض ارواح شروع کیا اور علم الٰہی میں قضائے ابرام نہ پایا تھا بہ برکت دعاء محبوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبض سے باز رکھے گئے ہوں امام عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب لواقح الانوار میں حالات حضرت سیدی شیخ محمد شربینی قدس سرہ میں لکھتے ہیں۔ لما ضعف ولدہ احمد واشرف علی الموت وحضرت عزرائیل لقبض روحہ قال لہ الشیخ ارجع الی

ربك فراجعه فان الامر نسخ فرجع عزرائيل وشفي احد من تلك الضعفة وعاش بعد ها ثلثين علما۔ یعنی جب ان کے صاحبزادے احمد ناتوان ہو کر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ الصلاۃ و السلام ان کی روح قبض کرنے آئے حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کر اپنے رب کی طرف واپس جائیے اس سے پوچھ لیجیے کہ حکم موت منسوخ ہو چکا ہے۔ عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام پلٹ گئے صاحبزادہ نے شفا پائی اور اس کے بعد تیس سال زندہ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یونہی جس کا یہ عقیدہ ہو کہ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضرت جناب افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل یا ان کے ہمسر ہیں گمراہ بدمذہب ہے۔ سبحان اللہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام الاولیاء مرجع العرفاء امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بھی اکرم و افضل و اتم و اکمل ہیں۔ جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی شیعی رافضی مانتے ہیں۔ نہ کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کو تفضیل دینی معاذ اللہ انکار آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ وخرق اجماع امت مرحومہ ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العظیم۔

یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا کہ میں نے حق محبت حضور پرنور سلطان غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب یا افضل الصحابہ سے افضل بتایا حالانکہ ان بیہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے حضور سیدنا غوث الاعظم ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و باللہ التوفیق۔

رہا شب معراج میں روح پرفتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حاضر ہو کر پائے اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے گردن رکھنا اور وقت رکوب براق یا صعود عرش بننا شرعاً و عقلاً اس میں بھی کوئی استحالہ نہیں سدرۃ المنتہیٰ اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام نہ بنظر ارواح عروج روحانی ہزاروں اکابر اولیاء کو عرش بلکہ مافوق العرش تک ثابت و واقع جس کا انکار نہ کرے گا مگر علوم اولیاء کا منکر بلکہ باوضو سونے والے کے لیے حدیث میں وارد کہ اس کی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے۔ ایسا ہی سجدہ میں سوجانے والے کے حق میں آیا نہ اس قصہ میں معاذ اللہ کوئی بوئے تفضیل یا ہمسری حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے سیلیے نکلتی ہے نہ اس کی عبارت یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اس طرف جاسکتا ہے کیا عجب سواری براق سے بھی یہی معنیٰ تراشے جائیں کہ یہ اوپر جانے کا کام حضرت جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی تو در پردہ اس میں براق کو تفضیل دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم بہ نفس نفیس نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اس کے ذریعہ سے حضور کی رسائی ہوئی نعوذ باللہ تعالےٰ منہ یا ھذا خدمت کے افعال جو بنظر تعظیم و اجلال سلاطین بجالائے جاتے ہیں کیا ان کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اور ہمارا محتاج ہے علاوہ بریں کسی بلندی پر جانے کے سیلے زینہ بننے سے یہ کیونکر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر نہ وہاں ہی کو دیکھئے کہ زینہ سعود ہے اور خود اصلاً صعود پر قادر نہیں فرض کیجئے اگر ہنگام بت شکنی حضرت امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی عرض قبول فرمائی جاتی اور حضور پرنور افضل صلوٰت اللہ تعالیٰ واکمل تسلیماتہ علیہ وعلیٰ آلہ ان کے دوش مبارک پر قدم رکھ کر بت گراتے تو کیا اس کا یہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو معاذ اللہ اس کام عاجز اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ قادر تھے غرض ایسے معنیٰ محال نہ ہرگز عبارت قصہ سے مستفاد نہ اس کے قائلین بے چاروں کو مراد واللہ الہادی الیٰ سبیل الرشاد۔ یہ بیان تو ابطال استحالہ واثبات صحت بمعنی امکان کے متعلق تمہارا اس بیان روایت کی نسبت بقیۂ کلام وہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے مجلد دوم العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویہ کتاب مسائل شتیٰ میں مذکور کہ یہ سوال پہلے بھی انجیس سے آیا اور اس کا جواب قدرے مفصل دیا گیا تھا خلاصہ مقصد اس کا بعض زیادت جید یدہ نفیسہ یہ کہ اس کی اصل کلمات بعض مشائخ میں مسطور اور اس میں عقلی و شرعی کوئی استحالہ نہیں بلکہ احادیث واقوال اولیاء وعلماء میں متعدد بندگان خدا کے لئے ایسا حضور روحانی وارد مسلمؒ اپنی صحیح اور ابوداؤد طیالسی مسند میں جابر بن عبد اللہ انصاری اور عبدؒ بن حمید بسند انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔ دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ما ھذا قالوا ھذا بلال ثم دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ما ھذا قالوا ھذہ الغمیصاء بنت ملحان میں جنت میں داخل ہوا تو ایک پہچل سُنی میں نے پوچھا یہ کیا ہے ملائکہ

نے عرض کیا یہ بلال ہیں۔ پھر تشریف لے گیا پہل سُنی پوچھا کہا غمیصا ملحان۔ یعنی اُمّ سُلیم مادر انس رضی اللہ تعالٰے عنہا ان کا انتقال خلافت امیرالمومنین عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ہوا۔ کما ذکرہ الحافظ فی التقریب امام احمد و ابویعلی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس اور طبرانی کبیر اور ابن عدی کامل میں بسند حسن ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم فرماتے ہیں دخلت الجنۃ لیلۃ اسری بی فسمعت فی جانبیھا وجسًا فقلت یا جبریل ما ھذا قال ھذا بلال المؤذن۔ میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اس کے گوشہ میں ایک آواز نرم سنی پوچھا اے جبرئیل یہ کیا ہے۔ عرض کی یہ بلال موذن ہیں رضی اللہ تعالٰے عنہ امام احمد و مسلم و نسائی انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی۔ حضور والاصلوات اللہ تعالٰے وسلامہ علیہ فرماتے ہیں دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ بین یدی فقلت ما ھذہ الخشفۃ فقیل الغمیصاء بنت ملحان۔ میں بہشت میں رونق افروز ہوا اپنے آگے کھٹکا سنا پوچھا یہ کیا ہے عرض کی گئی غمیصا بنت ملحان۔ امام احمد و نسائی و حاکم باسانید صحیحہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی وسلم فرماتے ہیں۔ دخلت الجنۃ فسمعت فیھا قراءۃً فقلت من ھذا قالوا حارثۃ بن النعمان کذالکم البر کذالکم البر میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا۔ وہاں قرآن پڑھنے کی آواز آئی پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے عرض کی حارثہ بن النعمان نیکی ایسی ہی ہوتی ہے نیکی ایسی ہی ہوتی ہے۔ یہ حارثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ راہی جنان ہوئے۔ قالہ ابن سعد فی الطبقات ذکرہ الحافظ فی الاصابۃ۔ ابن سعد طبقات میں ابوبکر عدوی سے مرسلاً راوی حضور سید العالمین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔ دخلت الجنۃ فسمعت نحمۃ من نعیم میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعیم کی کھکا رسنی یہ نعیم بن عبداللہ وردی معرف بہ نخام (کہ اسی حدیث کی وجہ سے ان کا یہ عرف قرار پایا) خلافت امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے کما ذکرہ موسٰی بن عقبۃ فی المغازی عن الزھری و کذا قالہ ابن اسحٰق و مصعب الزبیری و اٰخرون کما فی الاصابۃ۔ سبحان اللہ جب احادیث صحیحہ سے احیائے عالم شہادت کا حضور ثابت تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا دور۔ امام ابوبکر ابن ابی الدنیا ابوالمخارق سے مرسلاً راوی حضور پر نور صلوٰۃ اللہ وسلامہ

علیہ فرماتے ہیں۔ مررت لیلۃ اسری بی برجل مغیب فی نور العرش قلت من ھذا ملک قیل لا قلت نبی قیل لا قلت من ھو قال ھذا رجل کان فی الدنیا لسانہ رطب من ذکر اللہ تعالیٰ وقلبہ معلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیہ قط یعنی شب اسرا میرا گزر ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور میں غائب تھا میں نے فرمایا یہ کون ہے کوئی فرشتہ ہے عرض کی گئی نہ۔ میں نے فرمایا نبی ہے عرض کی گئی نہ۔ میں نے فرمایا یہ کون ہے عرض کرنے والے نے عرض کی یہ ایک مرد ہے کہ دنیا میں اس کی زبان یاد الٰہی سے تر تھی اور دل مسجدوں سے لگا ہوا اور (اس نے کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر) کبھی اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوایا) ثم اقول وباللہ التوفیق کیوں راہ دور سے مقصد قرب کا نشان دیجیئے فیاض قادریت جوش پر ہے بحر حدیث سے خاص گوہر مسند حاصل کیجیئے حدیث مرفوع مروی کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب وغلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسرا اپنے مہربان صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور اقدس کے ہمرکاب بیت المعمور میں گئے۔ وہاں حضور پر نور کے پیچھے نماز پڑھی حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے والحمد للہ رب العالمین اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیونکر ہاں ہم سے سنئے واللہ الموفق ابن جریر و ابن ابی حاتم و بزار و ابی یعلی و ابن مردویہ و بیہقی و ابن عساکر ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ثم صعدت الی السماء السابعۃ فاذا انا بابراھیم الخلیل مسند ظھرہ الی البیت المعمور (فذکر الحدیث ان قال) واذا بامتی شطرین شطر علیھم ثیاب بیض کانھا القراطیس وشطر علیھم ثیاب رمد فدخلت البیت المعمور ودخل معی الذین علیھم الثیاب البیض وحجب الاخرون الذین علیھم ثیاب رمد وھم علی خیر فصلیت انا ومن المومنین فی البیت المعمور ثم خرجت انا ومن معی الحدیث۔ پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرما ہیں۔ اور ناگاہ اپنی امت دو قسم پر پائی ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں کاغذ کی طرح اور دوسری قسم خاکستری لباس میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے وہ سپید پوش بھی گئے میلے کپڑے والے روکے

گئے مگر وہ بھی ہیں خیر و خوبی پر پھر میں نے اور میرے ساتھ کے مسلمان نے بیت المعمور میں نماز پڑھی پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آ گئے) ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہ عزوجل شرف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی تو حضور غوث الورٰی اور حضور کے منتسبان باصفا تو بلاشبہ ان اُجلے پوشاک والوں میں ہیں جنہوں نے حضور رحمت عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ساتھ بیت المعمور میں جا نماز پڑھی والحمد للہ رب العلمین اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سد راہ ہوئے اور جب یہاں تک بحمد اللہ ثابت تو معاملہ۔ قدم میں کیا وجہ انکار ہے کہ نقول مشائخ کو خواہی رد کیا جائے ہاں سند محدثانہ نہیں پھر نہ ہو ایسی جگہ اسی قدر بس ہے سند ... کی حاجت نہیں کما بناہ فی رسالتنا ھدی الحیران فی نفی الفئی عن شمس الاکوان امام جلال الدین سیوطی مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفا میں مرثیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بابی انت وامی یا رسول اللّٰہ الخ کی نسبت فرماتے ہیں۔

لم اجدہ فی شئی من کتب الاثر لکن صاحب اقتباس الانوار و ابن الحاج فی مدخلہ ذکراہ فی ضمن حدیث طویل کفی بذلک سند المثلہ فانہ لیس مما یتعلق بالاحکام

اور یہ تو کس سے کہا جائے کہ حضرات مشائخ کرام قدست اسرارہم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلاں عن فلاں میں منحصر نہیں وہاں ہزار ہا ابواب وسیعہ و اسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں کسی کے ہزارویں حصہ تک نہیں تو صرف اپنے طریقہ سے نپا نے کو ان کو تکذیب کی حجت جانتا کیسی ناانصافی ہے انسان کی سعادت کبرٰی ان مدارج عالیہ و معارج غالیہ تک وصول ہے ورنہ تصدیق اور اس کی بھی توفیق نہ ملے تو کیا درجہ تسلیم نہ کہ معاذ اللہ انکار و تکذیب کہ سخت مہلکہ ہائلہ ہے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین بالجملہ روایت مذکورہ تسلیم نہ عقلاً اور نہ شرعاً مہجور اور کلمات مشائخ میں مسطور و ماثور اور کتب حدیث میں ذکر معدوم نہ کہ عدم مذکور نہ روایات مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور اور قدرت قادر وسیع و موفور اور قدر قادری کی بلندی مشہور پھر رد و انکار کیا مقتضائے ادب و شعور والحمد للہ العزیز الغفور واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۲۸: کیا امامت میں شرعاً وراثت جاری ہے کہ امام مرجائے تو اس کے بعد اسی کی اولاد یا خاندان سے امام ہونا ضرور ہے غیر شخص امام ہو تو ان کے حق میں دست